احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 6 مئی 2004ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 6 مئی 2004ء، 15 ربیع الاول 1425 ہجری - 6 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 97

پرنور دعا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا۔

یہ قبریں اپنے مکینوں کو اندھیروں سے بھر دیتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ میری دعا سے ان کو نور سے منور فرماتا ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 8676)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب بیان کرتے ہیں۔

ایک شخص کا جنازہ حضرت مسیح موعود نے پڑھایا لیکن میں اس وقت نہیں تھا اس متوفی کے رشتہ داروں نے اس واقعہ کا بیان کیا تھا کہ اٹھارہ بیس برس کا ایک شخص نوجوان تھا وہ بیمار ہوا اور اس کو آپ کے حضور کسی گاؤں سے لے آئے اور وہ قادیان میں آپ کی خدمت میں آیا چند روز بیمار رہ کر وفات پا گیا صرف اس کی ضعیفہ والدہ ساتھ تھی حضرت مسیح موعود نے حسب عادت شریفہ اس مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی بعض کو بباعث لمبی لمبی دعاؤں کے نماز میں دیر لگنے کے چکر بھی آ گیا اور بعض گھبرا اٹھے یہ گھبرانا اور چکرانا یا تھک جانا دراصل ابتدائی حالت ہے ورنہ بعد میں جو اس تعلیم حقہ اور صحبت کے یقینی رنگ میں رنگے گئے پھر تو ذوق وشوق کی حالت ہر ایک میں ایسی پیدا ہوگئی کہ دیر بھی عجلت معلوم ہوتی تھی اور ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ ابھی اور لمبی نماز کی جائے اور نماز اور دعاؤں کو طول دیا جائے روز بروز ہر ایک کا قدم ترقی پر تھا اور وقتاً فوقتاً سلوک کی منازل طے کرتا تھا اور یقین کا درجہ حاصل کرتا تھا (۔) بعد سلام کے فرمایا کہ وہ شخص جس کے جنازہ کی ہم نے اس وقت نماز پڑھی اس کے لئے ہم نے اتنی دعائیں کی ہیں اور ہم نے دعاؤں میں بس نہیں کی جب تک اس کو بہشت میں داخل کرا کر چلتا پھرتا نہ دیکھ لیا یہ شخص بخشا گیا۔ اس کو دفن کر دیا۔ رات کو اس کی والدہ ضعیفہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں بڑے آرام سے ٹہل رہا ہے اور اس نے کہا کہ حضرت کی دعا سے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور جنت میرا ٹھکانا کیا گو کہ اس کی والدہ کو اس کی موت سے سخت صدمہ تھا لیکن اس مبشر خواب کے دیکھتے ہی وہ ضعیفہ خوش ہوگئی اور تمام صدمہ اور رنج وغم بھول گئی اور یہ غم مبدل بہ راحت ہوگیا۔

(تذکرۃ المہدی ص 79)

تبرکات حضرت مسیح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کیلئے اعلان ہذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی قائم فرمودہ تبرکات کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پُر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

سیکرٹری تبرکات کمیٹی

دفتر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ٹیلی فون: 0092,4524,212473

ہنر سیکھنے کیلئے رابطہ کریں

ایسے طلباء جو درج ذیل ہنر سیکھنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ فوری طور پر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام دارالصناعۃ (ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ) سے رجوع کریں۔ داخلہ کی آخری تاریخ 28 مئی 2004ء ہے۔ مورخہ یکم جون سے کلاسز کا آغاز ہوگا۔ انشاء اللہ

(1) جنرل الیکٹریشن (2) آٹو مکینک
(3) وڈ ورک۔

(نگران دارالصناعۃ۔ 6/1 فیکٹری ایریا ربوہ)

فون: 214578-212685

تصحیح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ عمان کی رپورٹ مورخہ 9۔اپریل 2004ء میں ایک غلطی رہ گئی ہے۔ براہ کرم اسے درست کر لیا جائے۔ روزنامہ الفضل مورخہ 24۔ اپریل 2004ء صفحہ اول کالم نمبر 3 کے آخری جملے سے یوں پڑھا جائے۔ "میں آپ کے اس انسٹیٹیوٹ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ دنیا کے اس ایریا میں ایسا انسٹیٹیوٹ ہے جس کو میں بہت زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اور آپ جو کوششیں کر رہے ہیں......"

(عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

عبدالستار خان صاحب

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

برطانوی سیاح مسٹر ڈکسن کی قادیان آمد

17 نومبر 1901ء کا واقعہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود حسب معمول سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ واپسی پر حضرت مسیح موعودؑ مولوی نورالدین صاحب کے مطب میں بیٹھ گئے۔ اسی دوران ایک یورپین سیاح سلام کہتے ہوئے مطب میں داخل ہوئے ان کے سلام کہنے پر مختلف خیال حاضرین کے دل میں گزرے۔ کسی نے ترک سمجھا اور کسی نے نومسلم۔ صاحب موصوف کو بیٹھے ہوئے ایک منٹ ہی گزرا ہوگا کہ خان صاحب نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟

یورپین: میں سیاح ہوں۔

خان صاحب: آپ کا وطن؟

یورپین: میں اتنی اردو نہیں جانتا اور پھر سمجھ کر بولا۔ او ہاں انگلینڈ۔

اتنے میں مفتی محمد صادق صاحب آ گئے۔ حضرت اقدس کے ایماء سے وہ ترجمان ہوئے اور اس طرح پر حضرت اقدس اور یورپین نووارد میں گفتگو ہوئی۔

حضرت اقدس: آپ کہاں سے آئے ہیں؟

یورپین: میں کشمیر سے گلگت گیا تھا اور وہاں سے ہو کر اب یہاں آتا ہوں۔

حضرت: آپ کا اصل وطن کہاں ہے؟

یورپین: انگلینڈ۔ میں سیاح ہوں۔ اور عرب اور کربلا بھی گیا تھا۔ اب میں یہاں سے مصر، الجیریا، کارتھیج اور سوڈان کو جاؤں گا۔

حضرت: آپ کے سفر کا کیا مقصد ہے؟

یورپین: صرف دید، شنید، سیاحت۔

حضرت: کیا آپ بحیثیت کسی پادری کے سفر کرتے ہیں؟

یورپین: ہرگز نہیں۔

حضرت: آپ کی دلچسپی زیادہ تر کس امر کے ساتھ ہے۔ کیا مذہب کے ساتھ یا علمی امور کی طرف یا پولیٹیکل امور کے ساتھ۔

یورپین: میں صرف نظارۂ عالم دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ کسی طرح دل مضطر کو قرار ہو۔

حضرت: آخر آپ کے سفر کی کوئی غرض بھی ہے؟

یورپین: کوئی مدعا نہیں۔

حضرت: کیا آپ فری میسن ہیں؟

یورپین: میں ان میں یقین نہیں رکھتا، بلکہ میں اپنا آپ ہی بادشاہ ہوں اور آپ ہی اپنا لاج ہوں۔ میں سب کا دوست ہوں اور کسی کا دشمن نہیں۔

حضرت: آپ کا نام کیا ہے؟

یورپین: ڈی۔ڈی۔ڈکسن۔

حضرت: عیسائی فرقوں میں سے آپ کس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟

یورپین: میں کسی فرقہ کا پابند نہیں ہوں۔ میرا اپنا مذہب خاص ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جس میں صداقتیں نہ ہوں۔ میں ان سب مذاہب میں سے صداقتوں کو لے کر اپنا ایک الگ مذہب بناتا ہوں۔

حضرت: اگر آپ کا کوئی مذہب نہیں، تو یہ مجموعہ انتخاب بھی تو ایک مذہب ہی ہونا چاہئے۔

یورپین: ہاں اگر اسے مذہب کہنا چاہئے، تو میرا یہی مذہب ہے کہ مختلف صداقتیں لیتا ہوں۔

حضرت: اچھا، جو مذہب آپ نے مختلف مذاہب کی صداقتوں کو لے کر جمع کیا ہے وہ غلطیوں سے بالکل منزہ ہے یا کوئی اور مذہب بھی ایسا آپ کے نزدیک ہے جو بالکل غلطیوں سے مبرا ہو؟

یورپین: جو مذہب میں نے جمع کیا ہے۔ وہ تعلیمیافتہ لوگوں کے لئے اچھا ہے اور وہ مسیح کی اس تمثیل کے اس اصول پر ہے۔ جو اس نے کسی مالدار آدمی کی بیان کی ہے کہ اس نے اپنے نوکروں کو کچھ روپیہ دیا۔ ان میں سے ایک نے تو اس روپیہ کو کسی مصرف میں لگایا اور کچھ بنایا۔ دوسرے نے کچھ نہ کیا۔ پس خدا نے جو کچھ ہم کو دیا ہے۔ اگر ہم اس سے کچھ بنائیں تو وہ خوش ہوتا ہے اور جو کچھ نہیں بناتا، اس سے ناراض ہوتا ہے۔

حضرت: اچھا! آپ کچھ روز یہاں قیام کریں گے؟ تاکہ آپ ہمارے مذہب سے جو ہم پیش کرتے ہیں۔ فائدہ اٹھائیں۔

یورپین: میں ایک دن کے بعد واپس جانا چاہتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ کل تک ٹھہر سکتا ہوں۔

حضرت: آپ ایک ہفتہ تک نہیں ٹھہر سکتے؟

یورپین: نہیں۔ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ مسٹر کینڈی ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بٹالہ میں میرے منتظر ہوں گے۔ میں انہیں آج آنے کو کہہ آیا، مگر خیر کل چلا جاؤں گا۔

حضرت: جب آپ کسی کے نوکر نہیں اور اپنے آپ ہی بادشاہ ہیں اور صرف نظارۂ عالم کے لئے آپ نکلے ہیں، تو پھر کیوں آپ ایک ہفتہ تک نہیں ٹھہر سکتے؟

یورپین: یہ سچ ہے مگر میں نے اپنے پیش نظر کل دنیا کو دیکھنا رکھا ہے۔ اگر میں اس طرح پر ٹھہرنے لگوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ بہت سی دلچسپیاں مجھے ٹھہرا تی جائیں گی۔

حضرت: آپ کے چہرہ سے اچھے آثار نظر آتے ہیں اور آپ سمجھ دار اور زیرک معلوم ہوتے ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ آپ ایک ہفتہ یہاں رہ جاویں اور ہماری باتوں کو سمجھ لیں۔ اگر آپ کا ارادہ ہو اور آپ پسند کریں، تو صاحب کو ایک چٹھی لکھ دی جاوے۔

یورپین: میں آپ کا بہت مشکور ہوں اور مجھے افسوس ہے کہ میں ایک دن سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتا۔

مسٹر ڈکسن سے گفتگو کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود نے شیخ رحمت اللہ صاحب خانساماں کو ہدایت کی کہ ان کے حسب منشاء کھانا تیار کریں اور ان کو گول کمرہ میں ٹھہرایا جائے اس کے بعد حضور اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ مولوی محمد علی صاحب اور بعض دوسرے احباب انہیں مدرسہ تعلیم الاسلام دکھانے گئے۔ سکول کی لائبریری میں ناٹووچ روسی سیاح کی کتاب ''مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات'' دیکھ کر مسٹر ڈکسن نے مطالعہ کی خواہش ظاہر کی جسے پورا کر دیا گیا۔ کتاب لئے وہ گول کمرہ میں آئے جہاں حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب مناسب رنگ میں انہیں دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ مسیح کی قبر کشمیر، عربی ام الالسنہ اور جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیات کے بارے میں خصوصاً گفتگو ہوتی رہی۔ عصر کی نماز کے بعد مسٹر ڈکسن نے حضرت مسیح موعود کے تین فوٹو لئے۔ دو فوٹو آپ کے خدام کے ساتھ اور ایک فوٹو صرف حضرت مسیح موعود کا لیا۔ دوسرے دن صبح چونکہ ڈکسن صاحب نے بٹالہ کی طرف واپس جانا تھا اس لئے حضرت مسیح موعود بھی ان کی مشایعت کے لئے بٹالہ کی طرف ہی نہر کے پل تک تشریف لے گئے اور انہیں الوداع کہا۔

دوران سیر ڈکسن صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے پرجوش تقریر فرمائی جس میں اپنے دعویٰ کی غرض و غایت بتائی کہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعل تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرے گا۔ فلاسفر آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتا دیتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں۔

مسٹر ڈکسن حضرت مسیح موعود کے دینی خیالات، آپ کے حسن سلوک اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوئے اور بالخصوص یہ دیکھ کر تو وہ دنگ ہی رہ گئے کہ کس طرح آپ کی شخصیت نے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جس میں دنیاوی اعتبار سے کوئی کشش موجود نہیں مشرقی و مغربی علوم کے ماہر جمع کر دیئے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص196)

علم اپنی ذات تک محدود نہ رکھیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اگر کسی شخص کو کوئی پیشہ یا ہنر آتا ہے تو اسے چاہئے کہ اس پیشہ یا ہنر کو اپنے پاس ہی نہ رکھے بلکہ کسی دوسرے کو بھی سکھا دے۔ پرانے زمانے میں لوگوں کو یہ عادت تھی کہ وہ بعض ہنر مخفی رکھتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہنر ان کے ساتھ ہی چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود سنایا کرتے تھے کہ ایک نائی تھا جسے زخموں کو اچھا کرنے کا ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا نسخہ معلوم تھا دور دور سے لوگ اس کے پاس علاج کے لئے آتے۔ اور فائدہ اٹھاتے۔ مگر وہ اتنا بخیل تھا کہ اپنے بیٹے کو بھی مرہم کا نسخہ نہ بتاتا اور کہتا کہ یہ اتنا بڑا ہنر ہے کہ اس کے جاننے والے دو آدمی ایک وقت میں نہیں ہو سکتے۔ بیٹے نے بہتیری منتیں کیں اور کہا کہ مجھے یہ نسخہ آپ بتا دیں مگر وہ یہی جواب دیتا کہ مرتے وقت تمہیں بتاؤں گا۔ اس سے پہلے نہیں بتا سکتا۔ بیٹا کہتا کہ موت کا کوئی پتہ نہیں۔ وہ کس وقت آ جائے۔ آپ مجھے ابھی یہ نسخہ بتا دیں مگر باپ آمادہ نہ ہوا۔ آخر ایک دفعہ وہ بیمار ہوا اور سخت نازک حالت ہو گئی۔ بیٹا کہنے لگا باپ مجھے اب تو نسخہ بتا دیں مگر وہ جواب دیتا کہ میں مرتا نہیں اچھا ہو جاؤں گا۔ پھر اور حالت خراب ہوئی۔ تو بیٹے نے پھر منتیں کیں مگر اس نے پھر یہی جواب دیا کہ کیا تو سمجھتا ہے میں مرنے لگا ہوں میں تو ابھی نہیں مرتا۔ غرض اسی طرح وہ جواب دیتا رہا یہاں تک کہ مر گیا۔ اس کا بیٹا جاہل کا جاہل ہی رہا یہ چیز ایسی ہے جسے (دین) جائز قرار نہیں دیتا۔ دین کہتا ہے کہ تم علم کو صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھو بلکہ اسے وسیع کرو اور دوسرے لوگوں میں بھی پھیلاؤ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض علم اور بعض پیشے ایسے ہیں جن میں ایک حد تک اور ایک وقت تک اخفاء جائز ہوتا ہے مگر ہمیشہ کے لئے اخفاء جائز نہیں ہوتا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 343)

تحریک جدید کی خدمت کرنے والوں کیلئے خوشخبری

✿ سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''میں ان کارکنوں کو جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں خدا تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقعہ عطا کیا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوئے اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں پس انہیں صرف اپنے چندہ کا ہی ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں سے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔''

(المصلح 13-جنوری 1953ء)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

احمدی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ دینی شعار کا عملی طور پر پابند ہو

دلوں کو فتح کرنے والی انقلاب انگیز نمازوں کا روح پرور تذکرہ

احمدیوں کے اندر رونما ہونے والی پاکیزہ تبدیلیوں نے بہتوں کو ہدایت کی راہ دکھائی

(قسط اول)

عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر الفضل

سچی اور حقیقی نماز اپنے اندر ایک جذب اور کشش رکھتی ہے نمازی کے دل کا خشوع وخضوع دیکھنے والوں پر ایک ہیبت طاری کر دیتا ہے اور سعید روحوں کو بھی اسی دربار خداوندی تک پہنچا دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان کارنامہ توحید کے قیام کے ساتھ ان نمازوں کا احیا ہے جو دیکھنے اور سننے والوں کے دلوں کو فتح کر لیتی ہیں۔ ان نمازوں کی کیفیت اور پھر ان نمازیوں کے کردار میں رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب نے سخت مخالفین کو بھی اپنا رویہ نرم کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور بہت سے ایسے بھی تھے جو اپنے عزیزوں یا واقفان حال میں ظاہر ہونے والی اس کایاپلٹ کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود پر ایمان لے آئے اس مضمون میں ایسے ہی چند تاریخی واقعات کو جمع کیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

میں دیکھتا ہوں کہ لوگ بیعت کے بعد معاً ایک پاک تبدیلی اپنے چال چلن میں دکھلاتے ہیں وہ نماز کے پابند ہوتے ہیں اور منہیات سے پرہیز کرتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 601)

قادیان کی روحانی نعمتیں

حضرت حاجی غلام احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اپنی بیعت کا واقعہ یوں تحریر فرماتے ہیں۔

آخر جنوری یا شروع فروری 1903ء میں خاکسار راقم اور بشارت علی خاں پوسٹ ماسٹر پنشنر قادیان دارالامان کی طرف روانہ ہوئے۔ جب بٹالہ سے یکہ پر سوار ہوئے تو تیسرا آدمی قادیان شریف کا تھا جو ہندو تھا اور معمر تھا۔ اس سے میں نے حالات حضرت مسیح موعود دریافت کرنے شروع کئے۔ اس نے کہا کہ مرزا صاحب بہت نیک آدمی تھے بہت عابد تھے مگر چند سالوں سے کچھ جھوٹ ان کی طرف لگ گیا ہے۔ یکہ ہمارا مہمان خانہ موجودہ کے دروازہ پر ٹھہرا۔ اسباب اتار ا گیا۔ پہلا آدمی جو ہمیں ملا۔ وہ فلاسفر الہ دین تھا۔ انہوں نے اسباب اپنی حفاظت میں رکھ کر فرمایا۔ جماعت تیار ہے۔ ہم بیت اقصیٰ کو چلے گئے۔ عصر کی نماز ہو چکی تھی درس قرآن کریم شروع ہونے والا تھا۔ عصر کی نماز ادا کی اور درس میں شامل ہو گئے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب........ اینٹوں کی طرف جو مینارہ کے لئے جمع تھیں پیٹھ کر کے بیٹھ گئے۔ صحن بیت اقصیٰ کے اردگرد احمدی احباب قرآن کریم ہاتھوں میں لئے بیٹھے تھے مولوی صاحب کے سر پر سیاہ لنگی بندھی اور سیاہ رنگ کا چوغہ زیب تن تھا۔ گبرون کا پاجامہ پہنے ہوئے تھے۔ قرآن کریم سے پارہ دوم کے ثلث کے قریب حصہ جس میں طلاق کا ذکر ہے آپ نے خاص پیرایہ میں ایک رکوع تلاوت فرمایا جو سننے والوں پر ایک خاص اور عجیب اثر پیدا کر رہا تھا۔ پھر معارف قرآن اور تفسیر بیان کرنی شروع کی۔ ہم وعظ تو سنا کرتے تھے مگر یہاں اور ہی سماں تھا۔ ہمارا دل تو کھنچا گیا۔ میں نے قریب ہی بیٹھے ہوئے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ شخص مسیح موعود ہیں؟ اس نے کہا یہ تو مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ اس پر میں اور بھی خوش ہوا۔ کہ جس دربار کے مولوی ایسے باکمال ہیں وہ خود کیسے بے نظیر ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا۔ آپ یعنی حضرت مسیح موعود کہاں ملیں گے؟ انہوں نے کہا حضور نماز مغرب کے لئے (بیت) مبارک میں تشریف لائیں گے تو زیارت ہو گی۔ مغرب کے وقت ایک چوبارہ پر جو چھوٹی سی بیت الذکر تھی۔ اس میں گئے۔ نماز مغرب مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت صاحب بیٹھ گئے آپ سے مصافحہ کیا، آپ کی شکل متبرک تھی۔ گفتگو ہونے لگی۔ مفتی محمد صادق صاحب مربی انگلستان وامریکہ اخبار سنانے لگے۔ غرض دیر تک (بیت) میں تشریف فرما رہے۔ میرے ساتھی بابو بشارت علی خان صاحب نے کہا۔ آؤ بیعت کر لیں۔ میں نے کہا کہ پھر کریں گے۔ صبح کے وقت آپ سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ میل دو میل چلے جاتے۔ ان دنوں (موضع) بسراواں کی طرف جاتے تھے۔

شہزادہ عبداللطیف صاحب کابلی بھی ان دنوں وہاں تشریف فرما تھے۔ وہ بھی سیر کو ہمراہ تشریف لے جاتے۔ راہ میں کوئی ذکر شروع ہو جاتا۔ حضرت اس طرح اس کو بیان فرماتے کہ سننے والا گویا شربت پی رہا ہے۔ ان دنوں یہ روحانی نعمتیں میسر تھیں۔

☆ حضرت اقدس کا سیر میں اسرار حق بیان فرمانا

☆ مولانا نور الدین کا درس قرآن۔

☆ مولوی عبدالکریم صاحب کا امامت میں تلاوت قرآن کریم۔

☆ احمد نور کابلی کا خوش الحانی سے بلند (ندا) دینا۔

مجھے حقہ پینے کی عادت تھی۔ میں نے مہمان خانہ اور احمدیہ بازار میں کسی جگہ بھی حقہ نہ دیکھا۔ اس سے متاثر ہو کر میں نے اسی روز سے حقہ کو خیر باد کہہ دیا۔ کہ جب یہ پاک لوگ اس کو استعمال نہیں کرتے۔ ہمیں بھی نہ کرنا چاہئے۔ مہمان خانہ میں شہزادہ عبداللطیف صاحب کابلی اور احمد نور کابلی کے علاوہ دیگر افغانستان کے احباب بھی فروکش تھے۔ **رات کے وقت جب بھی ہماری آنکھ کھلتی تو ان لوگوں کو تہجد پڑھتے دیکھا گیا۔** فجر کی نماز کے بعد تمام طلباء اپنی اپنی چارپائیوں پر مشغول تلاوت قرآن کریم دیکھے گئے۔ اور ادائیگی نماز کے لئے تمام طلباء ایک ترتیب سے باقطار (بیت) اقصیٰ میں جاتے۔ اور استاد صاحبان ہمراہ ہوتے۔ ان دنوں ایک دکاندار شیخ غلام احمد صاحب جو شیر فروشی کا کام کرتے تھے۔ ان کی دکان پر بعض لوگ خود ہی حسب ضرورت دودھ پی لیتے۔ اور خود ہی قیمت رکھ جاتے۔ جماعت احمدیہ کی دینی واخلاقی حالت نہایت اعلیٰ دیکھی گئی۔ ایک دفعہ میں مسلسل ایک ماہ قادیان میں رہا۔ جب میں اپنے گاؤں کریام آیا۔ ایک شخص کو گالی نکالتے سنا میں نے کہا پورے ایک ماہ بعد یہ آواز ناشائستہ میرے کانوں میں پڑی ہے۔

اسی طرح چار پانچ یوم گذر گئے تو مغرب کے بعد حسب معمول حضرت صاحب تشریف رکھتے تھے۔ ہم دونوں نے بیعت کیلئے عرض کیا ہماری عرضداشت قبول ہوئی حضور نے ہمارے ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر کلمہ شہادت پڑھ کر اقرار کرایا کہ سچے دل سے کہو کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

(رفقاء احمد جلد 10 ص 77 تا 81 احمدیہ بک ڈپو ربوہ 1961ء)

تبدیلی کی وجہ

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کو بیعت کی توفیق فروری 1892ء میں ملی۔

قبول احمدیت سے قبل آپ کو نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف کوئی توجہ نہ تھی۔ حضور جب 1892ء میں لاہور تشریف لائے تو حضور کو پہلی دفعہ دیکھنے اور سننے کا موقع ملا۔ فرماتے ہیں:

وہاں ایک دن حضور کی قیام گاہ پر پہنچا تو دو رکعت نماز ادا کی جس میں ایسا خشوع وخضوع اور حضور قلب میسر آیا کہ پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ طبیعت میں بے حد رقت تھی اور آنکھوں میں آنسو۔ دل بیعت کرنے کے لئے تڑپنے لگا اور حضور سے بیعت قبول کرنے کی درخواست کی جو حضور نے قبول فرمالی۔ پھر قادیان جا کر حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا جس نے آپ پر انقلابی اثر ڈالا۔ یہ حالت دیکھ کر مرزا ایوب بیگ صاحب کے والد صاحب حضرت مرزا نیاز بیگ صاحب پر گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے ایک دوست سے ذکر کیا کہ:

میں گھنٹوں سوچ میں پڑا رہتا تھا کہ میں نے بچوں پر اتنا روپیہ صرف کیا اور تعلیم دلائی مگر ان کی دینی حالت مایوس کن ہے نماز اور قرآن سے کوئی رغبت نہیں۔ مگر جب میرے بچے (مرزا ایوب بیگ صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب) 1892ء اور 1893ء کی تعطیلات میں گھر آئے تو **ان میں عجیب تغیر دیکھا کہ نماز سوز وگداز سے پڑھتے ہیں دین سے بے رغبتی کافور ہو گئی ہے اور نماز پنجگانہ کا سلسلہ جاری ہو گیا اور دوسرے طلباء کا جو وقت کھیل کود میں صرف ہوتا تھا یہ نماز اور قرآن خوانی میں صرف کرتے ہیں۔**

فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے جب اصل حالات کا جائزہ لیا کہ یہ سب تبدیلی حضرت مسیح موعود کی وجہ سے ہے تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ (رفقاء احمد جلد اول ص 78,77۔ ملک صلاح الدین صاحب طبع اول 1951ء لاہور)

والدہ کی بیعت

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری فرماتے ہیں کہ بیعت کے بعد جب میں واپس گاؤں میں آیا تو مخالفت بہت شدید ہو گئی۔ اس زمانہ میں مجھے دن بدن نمازوں میں زیادہ سرور اور لذت حاصل ہو

رہی بھی۔ اور میں بہت رقت سے دعاؤں میں لگا رہتا تھا۔ اور اکثر اللہ تعالیٰ کے سامنے روتا اور تضرع وابتہال کرتا تھا۔ لوگوں کی مخالفت میرے لئے زیادہ دعائیں کرنے اور گڑگڑانے کا باعث بنتی اور میں اللہ تعالیٰ سے زور شور سے دعائیں اور التجائیں کرتا۔

لوگوں کی مخالفت کے علاوہ میرے گھرانہ میں بڑے بھائی کے سوا میرے والدین اور چھوٹا بھائی بھی میرے مخالف ہو گئے۔ اور اکثر برا بھلا کہتے رہتے۔ جب میری واپسی پر ایک ماہ کا عرصہ گزر گیا تو میری والدہ جو بہت نیک اور نماز کی پابند تھیں۔ میرے والد صاحب کو کہنے لگیں کہ **میرے بیٹے کو کیوں برا کہتے رہتے ہو۔ اس میں کیا عیب ہے۔ اور کون سی برائی ہے یہ تو پہلے سے زیادہ نمازیں پڑھتا ہے اور تہجد کا بھی پابند ہے۔** والد صاحب نے کہا۔ اس نے مرزا کو مان لیا ہے۔ جو مہدی کا دعویٰ کرتا ہے۔ والدہ صاحبہ نے جواب دیا کہ امام مہدی کے معنی تو ہدایت یافتہ لوگوں کے امام کے ہیں۔ ان کو ماننے سے تو میرے بیٹے کو زیادہ ہدایت نصیب ہوگئی ہے۔ کیونکہ اس نے ان کو مان لیا ہے اور اس کا ثبوت اس کے عمل سے ظاہر ہے۔ اور ساتھ ہی مجھے کہا کہ "بیٹا میری بیعت کا بھی خط لکھ دو"۔ چنانچہ والدہ صاحبہ مرحومہ کے بیعت کر لینے سے سوائے والد صاحب کے باقی گھر کے لوگ خاموش ہو گئے۔ لیکن میں نے ان کو قائل کرنا نہ چھوڑا۔ جب کبھی والد صاحب غصہ سے جوش میں آ جاتے تو میں باہر بھاگ جاتا تھا۔ آخر ایک سال کے عرصہ کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری کی اور میرے والد صاحب اور چھوٹے بھائی اور دونوں بھاوجوں نے بیعت کر لی اور سوائے بڑے بھائی کے جو قادیان میرے ساتھ گیا تھا اور کہتا تھا کہ گھر جا کر خط لکھوں گا۔ گھر میں کوئی فرد احمدیت سے محروم نہ رہا۔ اور آخرکار حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ میں وہ بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوگئے۔

(حیات بقاپوری جلد 1 صفحہ 18-19)

تغیر دیکھ کر بیعت

ڈاکٹر علی اظفر صاحب اور ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر کم عمری میں ہی بغرض ملازمت مشرقی افریقہ تشریف لے گئے جہاں حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب (جو حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب کے سگے بھائی اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے بہنوئی تھے) پہلے سے ملازم تھے۔ آپ کو بہت عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور پبلک میں نیک اور پاک اور عابد یقین کئے جاتے تھے۔ ڈاکٹر علی اظفر صاحب چند یوم میں ہی ان سے ایسے مانوس اور متاثر ہوئے کہ احمدیت کی صداقت پر یقین ہوگیا۔ مکرم ڈاکٹر فیض علی صاحب بتایا کرتے تھے کہ "ہم دونوں بھائی ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر کام کرتے تھے۔ میں ان دنوں خوب فیشن ایبل تھا اور دین کی طرف کم ہی دھیان تھا **رخصت لے کر بڑے بھائی صاحب کو ملنے آیا تو انہیں دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ ان کے اندر نمایاں تبدیلی پیدا ہو چکی تھی۔ خوبصورت چہرہ پر ایک چھوٹی سی داڑھی عجب بہار دکھا رہی تھی اور نماز وعبادت سے شغف بڑھ گیا تھا۔** مجھے بتایا گیا کہ آپ مکرم ڈاکٹر رحمت علی صاحب کی دعوت الی اللہ سے احمدی ہو چکے ہیں۔ میں چونکہ اپنے بھائی کا بہت احترام کرتا تھا۔ اس لئے ان میں یہ تغیر دیکھ کر میں نے بھی بیعت کا خط لکھ دیا۔ پھر قادیان آ کر دستی بیعت بھی کی"۔ (تاریخ احمدیت جلد 18 ص 201)

پاک تبدیلی

حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی میں بیعت کے بعد جو پاک تبدیلی پیدا ہوئی وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ بیعت سے پہلے ایک دفعہ آپ نے اپنے بڑے بھائی سے کہا کہ غلام قادر نماز پڑھا کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کو نماز پڑھ کر کیا مل گیا جو مجھے تلقین کرتے ہو۔ آپ نے بھی دل میں خیال کیا کہ بھائی سچ کہتا ہے مجھے بھی کچھ نہیں ملا اس لئے چپ ہو رہے بلکہ بعد میں نماز خود بھی ترک کر دی جب آپ نے بیعت کر لی تو کچھ عرصہ بعد پھر کہا بھائی غلام قادر نماز پڑھا کرو انہوں نے جواب دیا کہ اب پڑھا کرونگا کیونکہ اب میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کو کچھ مل گیا ہے۔

بالآخر حضرت منشی صاحب کے پاک انقلاب سے متاثر ہو کر آپ کے بھائی نے بھی بیعت کر لی اور نہ صرف نمازیں بلکہ تہجد پڑھنے لگے۔

(رفقاء احمد جلد اول ص 181، 204)

ایمان میں تازگی

محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے بزرگ حنفی المذہب تھے۔ مگر آپ چونکہ ہر وقت سچائی کی جستجو میں لگے رہتے تھے۔ اس لئے جلد ہی آپ اہلحدیث گروہ میں شامل ہو گئے۔ سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ میں پڑھتے تھے۔ جہاں پادری ینگ سن سے بحث مباحثہ رہتا تھا۔ مگر حیات مسیح کے عقیدہ کی وجہ سے سخت زک اٹھانا پڑتی تھی۔ جس کی وجہ سے دین پر شبہات پیدا ہو گئے تھے۔ بعض مرتبہ یہ بھی خیال آتا تھا کہ کیوں نہ آریہ بن جائیں۔ طبیعت کی اس بے چینی کے زمانہ میں آپ کے دادا صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب "فتح اسلام" دکھائی اور فرمایا کہ دیکھو چودھویں صدی کا کرشمہ۔ ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ کتاب اس نے شائع کی ہے۔ آپ نے جو اس کتاب کو پڑھنا شروع کیا تو جب تک ختم نہ ہوئی اسے ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور خوشی سے اچھل پڑے۔ کچھ دنوں بعد حضرت مسیح موعود سیالکوٹ تشریف لے گئے اور حضرت حکیم حسام الدین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔ حضرت کو دیکھتے ہی دل اس یقین سے بھر گیا کہ یہ منہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا۔ حضور کی اقتداء میں عصر کی نماز بھی پڑھی۔ مختلف مسائل دینیہ پر گفتگو بھی سنی۔ مگر حضور کے تشریف لے جانے کے بعد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد میں ایسی تقریر کی کہ آپ کا روحانی سکون برباد ہوگیا۔ ان ایام میں آپ کو ایک چشتیہ صابریہ خاندان کے صوفی منش بزرگ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ان سے آپ نے بہت سے اوراد وظائف سیکھے مگر طبیعت کو سکون نصیب نہ ہوا۔ انہی ایام میں ایک فوجی احمدی حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم سے "براہین احمدیہ" مل گئی۔ اسے پڑھ کر ایمان میں تازگی پیدا ہوئی اور یقین ہوگیا کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ سمجھ میں آئے یا نہ آئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دین کی صداقت کے دلائل صرف آپ ہی بیان کر سکتے ہیں۔ لاہور میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" والا مضمون سن کر اس خیال کو اور بھی تقویت پہنچی۔ اس کے بعد آپ کچھ عرصہ کے لئے بسلسلہ ملازمت افریقہ چلے گئے۔ وہاں بھی بعض احمدیوں سے ملاقات رہی۔ جب واپس آئے تو پہلے ظفر وال ضلع سیالکوٹ میں اور پھر شکر گڑھ ضلع گورداسپور میں پلیگ ڈیوٹی پر متعین ہوئے۔ اہل وعیال امرتسر میں تھے۔ ایک روز جو یہ اطلاع ملی کہ آپ کا لڑکا ممتاز احمد جو اس وقت دو سال کا تھا بعارضہ ٹائیفائیڈ فیور سخت بیمار ہے تو آپ گھبرا گئے۔ ایک ہفتہ کی رخصت لے کر گھر پہنچے۔ مگر رخصت ختم ہوئی اور بچے کے بخار میں ذرہ بھر افاقہ نہ ہوا۔ بیگم صاحبہ نے کہا گورداسپور تو جانا ہی ہے قادیان میں جا کر حضرت مرزا صاحب سے دعا ہی کروالو۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ فضل کر دے۔ بیوی کے یہ الفاظ سن کر قادیان کی راہ لی۔ **دو بجے رات قادیان پہنچے۔ دیکھا کہ بیت مبارک تہجد گزار لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت اقدس اندر تہجد پڑھ رہے ہیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر بے حد اثر ہوا۔** اپنے پرانے رفیق حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کو حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ پس حضور کو دیکھتے ہی سارے شکوک وشبہات کافور ہو گئے علیحدگی میں ملاقات کی۔ وظیفہ پوچھا تو فرمایا "یہی نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور سمجھ سمجھ کر پڑھا کرو" حضور کی یہ تلقین سن کر دل پر خاص اثر ہوا۔ بچے کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کر دی۔ بیعت کر کے ڈیوٹی پر شکر گڑھ پہنچے۔ تیسرے روز خط ملا جس میں لکھا تھا کہ لڑکا بالکل اچھا ہے ہرگز کوئی فکر نہ کریں۔ رخصت لے کر گھر پہنچے۔ پتہ چلا کہ جس روز صبح حضرت اقدس سے دعا کروائی تھی اس روز حالت بہت خراب تھی مگر پچھلی رات اچانک بخار اتر گیا۔ معالج ڈاکٹر کو جب اطلاع ہوئی تو وہ مانتا ہی نہ تھا مگر جب اس نے خود آ کر ٹمپریچر لیا اور نبض دیکھی تو حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ یہ تو کوئی اعجاز مسیحائی ہے کہ مردہ زندہ ہو گیا۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص 315)

روحانیت کا اثر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دورہ گوئٹے مالا 1989ء کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ایک دلچسپ تجربہ وہاں یہ ہوا کہ ہمارے سیکورٹی چیف جو تھے انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں میں نے کہا کہ بڑی خوشی کے ساتھ پڑھیں جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے کہ میری بیوی نہایت کٹر کیتھولک ہے وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی ہے کہ فلاں جو منسٹر آئے انہوں نے بہت اچھی سروس کی اور اس کا دل پر بڑا اثر ہوا ہے۔ تم بھی کبھی آؤ۔

انہوں نے کہا کہ **آپ کے ساتھ جو دو تین دن گزارے ہیں اور آپ کی نمازیں دیکھی ہیں تو میں نے اپنی بیوی سے جا کر کہا کہ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ روحانیت کیا ہوتی ہے۔ تم احمدیوں کو نماز پڑھتے دیکھ لو تو تمہیں پتہ لگے کہ دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے** اور اس قدر میرے دل پر اس کا اثر ہے اس لئے مجھے اجازت دیں کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔

چنانچہ انہوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے اور ان کے سیکورٹی سٹاف نے حضور کی مجلس سوال وجواب کے دوران کہا کہ دل سے تو ہم دین حق کے پیروکار ہو چکے ہیں لیکن اب دیر یہ ہے کہ ہم اپنے خاندانوں کو سمجھالیں۔

(الفضل 23 اگست 1989ء)

بعد میں انہوں نے بیعت کر لی۔

نیکی کی رغبت پیدا ہوئی

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے والد حضرت شیخ محمد دین صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"منشی عمر دین صاحب جو کوٹلہ افغاناں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے، احمدی تھے اور ہم میں سے منشی عمر دین صاحب نماز پڑھتے۔ قرآن مجید کی تلاوت روزانہ کرتے اور اخبار بدر بھی قادیان سے ان کے پاس آتا تھا۔ **مجھے مرحوم کی نیکی کو دیکھ کر رغبت پیدا ہوئی اور مرحوم کی تحریک پر ہی حضرت مسیح موعود کی خدمت میں تحریری بیعت کا خط لکھ دیا**"۔

(کیفیات زندگی ص 12)

سوز وگداز کا اثر

حکیم عبدالواحد صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میرے والد چوہدری رحمت اللہ صاحب بہت نیک، دیندار، تہجد گزار، متقی اور پرہیزگار تھے۔ لوگوں میں بڑے ہر دلعزیز تھے۔ لوگ ان کا بڑا احترام کرتے تھے۔ لیکن احمدیت کی طرف ابھی ان کا رجحان نہیں تھا۔ دل میں تو سوچتے رہتے تھے۔ مگر اوپر سے مخالف ہی تھے۔ جب 1939ء کے جلسہ سالانہ پر سلور جوبلی

کا جلسہ تھا۔ میں جلسہ پر قادیان گیا اور حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کر کے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا اور خوش خوش گھر پہنچا تو والد صاحب اکثر سوچ بچار اور تفکرات میں گم رہنے لگے۔ **بیعت کے بعد میری نمازوں میں رقت دعاؤں میں سوز و گداز کا ان پر اچھا اثر ہوا۔ میری بیوی نے بیعت کر لی۔** کچھ عرصہ بعد والدہ نے اور بھائی نے بھی بیعت کر لی۔

(احمدیت کا نور ہمارے گھر میں ص48 از عبدالغفور عبدل)

پہلے سے زیادہ دیندار

پشاور کے خواجہ محمد شریف صاحب بٹالوی کی پہلی شادی اس وقت ہوئی جب کہ آپ جماعت نہم میں تعلیم پا رہے تھے۔ خواجہ صاحب کی احمدیت کے بعد ان کا حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق اور شریفانہ طرز عمل دیکھ کر ان کی اہلیہ صاحبہ نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ اور سلسلہ کی مدات میں ماہواری چندے وغیرہ ادا کرتی رہیں۔ اگر کوئی عورت دریافت کرتی کہ آپ کا خاوند احمدی ہو گیا۔ تو آپ جواب دیا کرتیں کہ **جب سے میرا شوہر احمدی ہوا ہے اس کا سلوک مجھ سے بڑا اچھا ہے۔ اور سچ بولتا ہے۔ اور سچی بات پسند کرتا ہے اور پہلے سے زیادہ نیک اور دیندار ہو گیا ہے۔** مجھ سے بڑے نرم سلوک سے پیش آتا ہے اور بڑا پرہیزگار ہے۔ اس کا چہرہ نورانی ہو گیا ہے۔

جب آپ کی خوشدامنہ نے آپ کی اہلیہ کو کہا کہ خواجہ محمد شریف تو مرزائی (احمدی) ہو گیا ہے۔ اگر تو کہے تو ہم اس سے طلاق لے دیں۔ تو آپ کی اہلیہ نے جواب دیا کہ میرا شوہر حق پر ہے۔ میں بھی احمدی ہوں۔ اور میں ڈر کر احمدی نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کی صلاحیت اور حسن سلوک نے مجھے احمدیت کے قبول کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

(تاریخ احمدیہ سرحد ص289 از قاضی محمد یوسف صاحب)

وجد کی کیفیت

شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگر مل نے 1924 میں مڈل کا امتحان لالیاں ضلع جھنگ سے پاس کیا۔ مڈل پاس کرنے کے بعد آپ کے گھرانے کے تمام افراد ذخیرہ بیرانوالہ میں آ گئے۔ یہاں آپ کی ایک نہایت ہی مخلص احمدی دوست میاں محمد مراد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ میاں صاحب کی تحریک پر آپ نے قادیان جانے کا پروگرام بنایا۔ رات لاہور میں حضرت قریشی محمد حسین صاحب موجد ''مفرح عنبری'' امیر جماعت لاہور کے مکان پر گزاری حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں:

اللہ اللہ! حضرت حکیم صاحب کی کیا ہی روحانی شخصیت تھی۔ نہایت باوقار، سنجیدہ اور بارعب قد دراز، سر پر سفید پگڑی، میں تو اس وقت صرف پندرہ سولہ سال کی عمر کا بچہ تھا لیکن ان کا نماز پڑھنے کا واقعہ اب تک مجھے یاد ہے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ میں ایک فرشتہ کو حرکت کرتے دیکھ رہا ہوں۔

قادیان پہنچ کر آپ کی فرمائش پر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت نے آپ کے لئے ہندوؤں کے گھر سے کھانا منگوانے کا انتظام کر دیا۔ آپ قادیان میں اندازاً آٹھ دن ہندو رہے۔ اس عرصہ میں مکرم میاں محمد مراد صاحب آپ کو قادیان کے متعدد بزرگوں کے پاس لے جاتے رہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:

''وہ زمانہ کیا عجیب تھا **حضرت مصلح موعود پر جوانی کا عالم تھا۔ صحت نہایت اچھی تھی۔ جب آپ نمازوں میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو عاشقان زار پر ایک عجیب وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی اور جب آپ سجدہ میں جاتے تو بارگاہ الٰہی میں عجز و نیاز کرتے کرتے مخلصین کی چیخیں نکل جاتیں۔** میرا یہ عالم تھا کہ مجھے نماز تو آتی نہیں تھی۔ میں مکرم میاں محمد مراد صاحب کے ساتھ پہلی صف میں نمازیوں کے درمیان بیٹھ جاتا اور سارے نظارے کو بچشم خود دیکھتا رہتا۔

آخر آٹھویں دن آپ نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ ''حضور! صداقت مجھ پر منکشف ہو چکی ہے۔ میں پرانے خیالات سے بکلی تائب ہو چکا ہوں۔ حضور! میری بیعت قبول فرما کر مجھے اپنے غلاموں کے حلقہ میں داخل کر لیں۔''

حضور نے فرمایا:

''میاں ابھی تم بچے ہو۔ تمہاری عمر چھوٹی ہے۔ دو تین ماہ اور ٹھہرو اور مزید تحقیقات کرو۔ جلدی کرنے کی کیا ضرورت ہے''۔

مگر آپ نے عرض کی کہ ''حضور! میری روح کو صداقت پر پورا یقین ہو چکا ہے۔ ایک لحظہ کے لئے بھی دین حقہ سے باہر رہ کر زندگی بسر کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ حضور میری بیعت قبول فرماویں''۔ چنانچہ ان کے اصرار پر حضور نے اگلے دن بیعت لے لی۔

(الفضل یکم نومبر 1989ء)

میں آج سے احمدی ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1996ء میں ایک نواحمدی ابراہیم صاحب کا جنازہ پڑھانے سے پہلے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

یہ گلاسگو میں پانچ سال پہلے مسلمان ہوئے تھے مگر احمدی نہیں تھے۔ احمدیت کی وساطت سے نہ ان کو پیغام ملا نہ ان کو خیال آیا احمدی ہونے کا۔ ان کے دل میں اسلام کے نتیجے میں بوسنیا کے لئے قربانی کا جذبہ ابھرا اور محض اس اسلامی تعلق کی وجہ سے یہ بوسنیا کی خدمت کے لئے وقف ہو گئے اور مختلف جو قافلے جایا کرتے مدد کے ان میں ان کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ ایک سال پہلے ان کا تعارف اتفاقاً جماعت سے اس طرح ہوا کہ جماعت کے ایک Convoy میں یہ بھی شامل ہو کر ایک اور ادارے کے چونکہ مستقل ممبر بنے ہوئے تھے یہ بھی شامل ہو کر ساتھ چلے گئے وہاں **انہوں نے جس طرح احمدیوں کو عبادت کرتے دیکھا قریب سے ان کی عبادتیں دیکھیں، ان کا تعلق باللہ دیکھا ہر موقع پر وہ دعا کر کے کام کرتے تھے۔ اس سے اتنا متاثر ہوئے کہ بعد میں انہوں نے اپنے آپ کو احمدیوں کے ساتھ جانے کے لئے وقف کر دیا** اور مجھے آ کر ملے اور مجھے کہا کہ میں نے قطعی طور پر احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے، آج سے میں احمدی ہوں۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ غور کر لیں آپ کو اختلافی مسائل بھی دیکھنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا مجھے کچھ تو بتا دیئے ہیں بعض احمدیوں نے یہاں اختلافی مسائل کی بحث نہیں ہے مجھے جس (دین) سے اطمینان نصیب ہو رہا ہے وہ یہ ہے۔ جس پر آپ عمل کر رہے ہیں۔ اور مجھے طمانیت ہی نہیں مل سکتی دوسری جگہ۔ اس لئے مجھے اپنے میں قبول کریں۔ اب مجھے یاد نہیں کہ باقاعدہ اس وقت ان سے بیعت فارم بھروایا کہ نہیں مگر یہ بات سن کر میں نے ان سے کہا کہ آپ آج کے بعد خدا کی نظر میں بھی احمدی ہی میں آپ کو احمدی ہیں سمجھوں گا۔ انہوں نے کہا دعا کریں میں پھر خدمت پر جا رہا ہوں۔

(روزنامہ الفضل 3 جون 1996ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے نام

میرے پیارے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ناظم صاحب اعلیٰ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے اطلاع دی ہے کہ آپ کا سالانہ اجتماع 3 تا 5 / اکتوبر 2003ء سڈنی میں منعقد ہو رہا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ روحانی تبدیلی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں۔ یہ ایام ذکر الٰہی میں گزاریں اور اجتماع سے زیادہ سے زیادہ روحانی فائدہ حاصل کر کے واپس جائیں۔ آپ کو میرا اس اجتماع کے موقع پر یہ پیغام ہے کہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں اور اس کے لئے غیر معمولی محنت کریں۔ کیونکہ یہ مرکزی چیز ہے اور اگر یہ سنور جائے تو سب کچھ سنور جائے گا۔ اسی سے ساری ترقیاں وابستہ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس لئے خدام اور اطفال کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ وہ بچپن سے ہی اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دیں، بچپن میں اگر یہ عادت پختہ ہو جائے گی تو پھر باقی زندگی میں آپ نمازوں کی حفاظت کرنے والے بن جائیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب بندوں سے لیا جائے گا۔ وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ انسان کامیاب ہو گیا اور اُس نے نجات پا لی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اللہ کرے آپ میں سے ہر خادم اور طفل میری اس نصیحت کو سینے سے لگائے اور یہ عہد کر کے اس اجتماع سے واپس جائے کہ وہ نمازوں کی حفاظت کرے گا۔ نماز ہی ہے جس نے حقیقت میں اس دنیا کو (-) کے لئے فتح کرنا ہے۔ دنیا کی فتح کی خواہیں لغو ہیں اگر ہم اپنے نفسوں پر فتح نہ پا سکیں۔ اپنے نفسوں کو خدا کے حضور جھکائیں اور اس کی عبادت کے حق کو ادا کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ پر اپنے بے شمار فضل اور رحمتیں نازل فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

والسلام۔ خاکسار

دستخط (مرزا مسرور احمد)

(الفضل انٹرنیشنل 23 جنوری 2004ء)

اٹھارہ سال بعد بچی پیدا ہوئی

مکرم قریشی داؤد احمد صاحب ساجد مربی سلسلہ برطانیہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی شادی کے چند سال بعد ہمارے ہاں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے مختلف قسم کے علاج کروانے شروع کئے۔ پاکستان میں قیام کے دوران ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ (ربوہ)، ڈاکٹر نصرت صاحبہ (ربوہ) کے علاوہ بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ گھانا میں قیام کے دوران ہومیو پیتھک کے علاوہ ایک انڈین اور ایک انگریز لیڈی ڈاکٹر سے بھی علاج کروایا لیکن کوئی شفا نہ ہوئی۔ خاکسار مع فیملی 1999ء میں گھانا سے انگلستان آیا۔ خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کے دوران دعا کی درخواست کی۔ خاکسار کی اہلیہ کو ہومیو پیتھک سے کافی دلچسپی ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضور کی کتاب سے مختلف ادویات کا مطالعہ کیا اور مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیا:

Sulphur CM کی ایک خوراک۔ اگلے ماہ Sepia CM کی ایک خوراک۔ اس کے بعد تقریباً دو ماہ تک درج ذیل نسخہ استعمال کیا:

Calc. Phose, Ferrum Phos, Kali Phos تیس طاقت میں اور Lillium Tig. بھی تیس طاقت میں۔ اس دوائی کے استعمال کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے شادی کے اٹھارہ سال بعد 23 / فروری 2001ء کو ہمیں بیٹی سے نوازا۔ (الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر 2001ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ

تحریک وقف نو سے متعلق چند گزارشات

ڈاکٹر شمیم احمد صاحب۔لندن

جو احباب اپنے بچوں کو تحریک وقف نو میں شامل کرنا چاہتے ہوں یا ان کے بچے پہلے سے شامل ہوں ان کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلی ہدایات شائع کی جارہی ہیں۔

(1) تحریک وقف نو میں شمولیت کے لئے لازمی ہے کہ بچوں کی ولادت سے قبل والدین خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریری طور پر وقف کی درخواست بجوائیں۔

(2) بعض احباب اپنے رشتہ داروں، عزیزوں یا دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بجواتے ہیں کہ وہ فلاں کو وقف کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں ہوتا کہ آیا والدین کی بھی خواہش ہے کہ نہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بجوائیں۔ اگر خود خط نہ لکھ سکتے ہوں تو درخواست والدین کی طرف سے ہونی چاہئے۔

(3) بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے جب کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بجوائیں۔

(4) مقامی، ضلعی اور نیشنل سیکرٹریان وقف نو کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بچوں کو اس وقت تک اپنی وقف نو کی فہرست میں شامل نہ کیا کریں جب تک والدین ان کو وکالت وقف نو یا شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کی طرف سے منظوری کا خط نہ دیں۔

(5) درخواست بجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پتہ حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی نہیں لکھا ہوتا جس کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

اگر شہر یا ملک کا نام لکھا ہوا ہو تو جواب بتوسط امیر صاحب یا مشن ہاؤس بجوایا جاتا ہے جس میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔ اس وقت شعبہ وقف نو کے پاس بہت سے ایسے خطوط پڑے ہوئے ہیں جن پر کوئی پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے کارروائی نہیں کی جاسکی۔ بعض احباب ایسے بھی ہیں جو چار چار خطوط لکھتے ہیں مگر کسی خط پر بھی پتہ نہیں لکھتے اور ہر خط میں یہ شکایت ضرور لکھتے ہیں کہ انہیں جواب نہیں دیا گیا۔ اس ضمن میں بھی گزارش ہے کہ لفافہ کے باہر پتہ لکھنے کی بجائے اندر خط پر پتہ تحریر کرنا زیادہ مناسب ہے۔

(6) بعض احباب لکھتے ہیں کہ انہیں جواب نہیں ملا یا انہیں حوالہ نمبر وقف نو نہیں بجوایا گیا اور ان کے خط سے یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ شائد کارکنان کی سستی کی وجہ سے جواب نہیں دیا گیا۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بعض شہروں میں ڈاک کی خرابی کی وجہ سے خطوط یہاں نہیں پہنچتے یا یہاں سے بجوائے ہوئے خطوط انہیں موصول نہیں ہو پاتے۔ بعض احباب کو چار چار دفعہ جواب دیں تب ان تک پہنچ پاتا ہے۔

ربوہ کے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے دفاتر یا بیوت الحمد کا پتہ لکھنے کی بجائے گھر کا پتہ درج فرمایا کریں تا کہ انہیں براہ راست گھر کے پتہ پر جواب بجوایا جاسکے۔ بعض عہدیداران صرف اپنا عہدہ لکھنا کافی سمجھتے ہیں اور اکثر مربیان اپنا پتہ لکھنے کی بجائے صرف مربی سلسلہ لکھ دیتے ہیں جو کافی نہیں۔ ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

(7) وقف کی درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف ضرور بجوائے جائیں.

(الف) بچہ/بچی کے والد کا نام

(ب) بچہ/بچی کی والدہ کا نام

(پ) بچہ/بچی کے دادا کا نام

(ت) گھر کا مکمل پتہ جس پر جواب بجوایا جاسکے

یہ بھی درخواست ہے کہ ناموں کو احتیاط سے لکھا جانا چاہئے اور ہمیشہ ایک طرح نام لکھنا چاہئے کیونکہ کمپیوٹر بدلتے ہوئے ناموں میں فرق نہیں کرسکتا جس سے غلطی اور تکرار کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا نام عبدالماجد طاہر ہے تو اسے صرف ماجد یا طاہر نہیں لکھنا چاہئے۔ یورپ میں رہنے والوں کی خدمت میں خاص طور پر درخواست ہے کہ اپنا نام بہت احتیاط سے لکھا کریں اور ویسے لکھا کریں جس طرح پاکستان میں لکھا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا نام چوہدری رشید احمد آصف ہے تو اسے آصف چوہدری احمد رشید نہیں لکھنا چاہئے۔

(8) جو احباب اپنے خطوط بتوسط پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ بجواتے ہیں انہیں نوٹ کرلینا چاہئے کہ ان کے خطوط لندن دستی ڈاک سے آتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے خطوط بہت تاخیر سے شعبہ وقف نو کو موصول ہوتے ہیں ان کے جواب میں اسی نسبت سے تاخیر ہوتی ہے۔

(9) بعض احباب فوری طور پر خط کا جواب یا حوالہ نمبر چاہتے ہیں اس ضمن میں عرض ہے کہ بڑھتے ہوئے کاموں کی وجہ سے فوری جواب دینا ممکن نہیں۔ نوٹ فرمالیا جائے کہ خطوط کا جواب باری آنے پر ضرور دیا جاتا ہے۔

(10) بعض احباب فیکس کے ذریعہ وقف نو کے فارم بجوائے جانے کی درخواست کرتے ہیں اور صرف اپنا فیکس نمبر درج کرتے ہیں اور اپنا پتہ درج نہیں فرماتے۔ ایسے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ فارم فیکس کے ذریعہ نہیں بجوائے جاسکتے اور پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

جو احباب فیکس کے ذریعہ وقف کی درخواست بجواتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ مضمون کے چاروں طرف کم از کم ایک انچ کا حاشیہ ضرور چھوڑا کریں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو احتمال ہے کہ فیکس میں پتہ پرنٹ ہونے سے رہ جائے۔ پتہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دیا جاسکتا۔

(11) بعض احباب وقف کا خط لکھتے وقت اسی خط میں بہت سی اور باتیں درج کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا خط مختلف شعبوں سے ہوتا ہوا بہت دیر کے بعد شعبہ وقف نو کو موصول ہوتا ہے۔ وقف کی درخواست مختصر لکھیں تو بہتر ہے اور اگر جواب جلدی چاہتے ہوں تو وقف کی درخواست میں دیگر امور کا ذکر نہ کیا کریں۔

(12) شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کی طرف سے جو حوالہ نمبر وقف نو بجوایا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے۔ بعض احباب بار بار حوالہ نمبر بجوانے کی درخواست کرتے ہیں جس سے شعبہ ہذا کا کام غیر ضروری طور پر بڑھ جاتا ہے اور ڈاک کا خرچ الگ ہوتا ہے۔ بعض احباب حوالہ نمبر وقف نو کے لئے صرف یہ لکھ دیتے ہیں ان کے یا فلاں عزیز کے بچے کا حوالہ نمبر بجوادیا جائے مگر کسی قسم کے کوائف درج نہیں کرتے۔ بغیر معین کوائف کے ہزار ہا بچوں میں سے ملتے جلتے ناموں کی وجہ سے حوالہ نمبر بجوانا ممکن نہیں۔ اس لئے انہیں لکھنا پڑتا ہے کہ کوائف مکمل کریں تا کہ حوالہ نمبر تلاش کیا جاسکے جس سے خط وکتابت کا کام بڑھ جاتا ہے اور تاخیر بھی ہوتی ہے۔ حوالہ نمبر کے حصول کے ضمن میں یہ بھی درخواست ہے کہ حوالہ نمبر کے لئے براہ راست انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کو لکھا جائے کیونکہ حوالہ نمبر وقف نو لندن سے جاری کیا جاتا ہے۔

(13) وقف نو میں منظوری کے بعد والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کر کے انہیں اپنے کوائف سے آگاہ کر کے وقف نو کے پروگراموں میں شمولیت اختیار کریں۔

(14) وقف نو کے ضمن میں بہت سا لٹریچر نصاب وقف نو، خطبات وقف نو، اردو کے قاعدہ جات وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنی مقامی جماعت یا مرکزی جماعت سے حاصل کر کے ان کا مطالعہ کریں اور جو ہدایات ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ یہ کتب شعبہ وقف نو کے پاس نہیں ہیں اس لئے شعبہ وقف نو کو کتب کیلئے نہ لکھا جائے۔

(15) پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔ بعض احباب کئی کئی سال تک اپنے پتہ کی تبدیلی سے آگاہ نہیں کرتے۔ اگر وقف نو کا فارم پُر کرنے کے بعد سے آپ کا پتہ تبدیل ہوگیا ہے اور آپ نے ابھی تک اطلاع نہیں کی تو درخواست ہے کہ فوری طور پر شعبہ ہذا کو اپنے نئے پتہ کی اطلاع دیں اور خط وکتابت کرتے وقت وقف نو کا حوالہ نمبر ضرور درج کیا کریں۔ شعبہ وقف نو کا پتہ مندرجہ ذیل ہے:

Waqf-e-Nou Department
(Central) 16 Gressen Hall Road,
LONDON SW18 5QL U.K.

(16) وقف نو کے ضمن میں اگر فوری رابطہ کی ضرورت ہو تو خاکسار کے ساتھ مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ (44) (020) 8992-0843

جنگ ایکواڈور۔ پیرو

Cordilleradel Condo کے سنگلاخ مگر معدنی ذخائر (جن میں سونا، یورینیم اور تیل شامل ہیں) سے مالا مال سرحدی علاقے کے حصول کے تنازعہ پر ایکواڈور اور پیرو کے درمیان شروع ہی سے جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں۔ یہاں تک کہ 26 جنوری 1995ء میں یہ تنازع ایک جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ پیرو کے صدر البرٹو فیوجی موری کا کہنا تھا کہ اپنے اس علاقے کے حصول کے لئے پیرو اپنے وجود تک کو داؤ پر لگانے کو تیار ہے۔ معاشی فوائد کے حصول کی خاطر کی جانے والی یہ جنگ نو ماہ تک جاری رہی جس کے نتیجے میں دونوں ممالک معاشی بدحالی کا شکار ہوئے۔ نتیجتاً 26/اکتوبر 1998ء کو از سر نو متفقہ سرحدی خط کھینچا گیا اور دونوں ممالک کے درمیان دوبارہ سفارتی تعلقات کے ساتھ ساتھ تجارتی اور ثقافتی تعلقات کا آغاز ہوا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36288 میں کاشف محمود ولد منور احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کاشف محمود ولد منور احمد امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ملک جواد احمد وصیت نمبر 27874 گواہ شد نمبر 2 ملک فرحان احمد وصیت نمبر 28921

مسل نمبر 36289 میں حافظ ابوبکر محسن ناصر ولد ڈاکٹر ناصر احمد ساجد قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ ابوبکر محسن ناصر ولد ڈاکٹر ناصر احمد ساجد امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ساجد والد موصی گواہ شد نمبر 2 طارق احمد طاہر وصیت نمبر 30614

مسل نمبر 36290 میں شمس اقبال ولد جاوید اقبال انجم قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شمس اقبال ولد جاوید اقبال انجم گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 جاوید اقبال انجم والد موصی گواہ شد نمبر 2 طارق احمد طاہر وصیت نمبر 30614

مسل نمبر 36291 میں غزالہ گلزار بنت گلزار احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گل روڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/21000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ غزالہ گلزار بنت گلزار احمد گل روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846 گواہ شد نمبر 2 شعیب احمد وصیت نمبر 29110

مسل نمبر 36292 میں عابدہ گلزار زوجہ گلزار احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گل روڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے اٹھارہ تولے مالیتی -/129500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عابدہ گلزار زوجہ گلزار احمد گل روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846 گواہ شد نمبر 2 شعیب احمد وصیت نمبر 29110

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم گلزار احمد طاہر ہاشمی صاحب کارکن روزنامہ الفضل لکھتے ہیں کہ میری بھانجی مکرمہ فرحین سید صاحبہ بنت مکرم سید ارشد احمد صاحب آف راولپنڈی (نواسہ حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود) کا نکاح ہمراہ مکرم طارق عدنان صاحب ابن مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب صدر محلہ ناصر آباد غربی ربوہ بحق مہر ایک لاکھ بیس ہزار روپے مورخہ 5۔اپریل 2004ء کو مکرم فرحت علی صاحب مربی سلسلہ راولپنڈی نے بعد نماز مغرب بیت النور مری روڈ راولپنڈی میں پڑھا مکرمہ فرحین سید صاحبہ مکرم سید احمد شاہ صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ مغربی افریقہ کی پوتی اور محترم سید مختار احمد ہاشمی صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔ احباب سے رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم محمد افضل متین صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 29۔اپریل 2004ء بروز جمعرات کو اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول کرتے ہوئے ''سائرہ افضل'' نام عطا فرمایا ہے۔ بچی حضرت میاں نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان میں سے ہے اور چوہدری برکت اللہ برکات صاحب مرحوم کپورتھلوی کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس پر اپنے فضل کا سایہ رکھے، دین کی خادمہ بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام طاہر صاحب مربی سلسلہ مرحوم کوارٹرز تحریک جدید لکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب معلم سرگودھا شہر کو مورخہ 22۔اپریل 2004ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام اویس احمد تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم حبیب اللہ صاحب ابن مکرم عطاء اللہ درویش صاحب کنری سندھ ضلع میرپور خاص کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سالانہ ورزشی مقابلہ جات مدرسۃ الظفر

مورخہ 15 تا 20۔اپریل مدرسۃ الظفر کو اپنے چوتھے سالانہ ورزشی مقابلہ جات کروانے کی توفیق ملی ان ورزشی مقابلہ جات کا باقاعدہ افتتاح 15۔اپریل بعد نماز عصر مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت نے کیا۔ افتتاح سے قبل طلباء مدرسۃ الظفر نے کئی وقار عمل کر کے بڑی محنت کے ساتھ کھیلوں کے گراؤنڈز تیار کئے۔ سالانہ مقابلہ جات کے لئے طلباء کو دو گروپس قمر اور بدر میں تقسیم کیا گیا تمام مقابلہ جات ان دونوں گروپس کے درمیان ہوئے۔

امسال کبڈی، کرکٹ، میرو ڈبہ، والی بال، رسہ کشی اور بیڈمنٹن کے اجتماعی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اور تین کلومیٹر سائیکل ریس، سلو سائیکلنگ، دوڑ 100 میٹر، لمبی چھلانگ، ثابت قدمی اور کلائی پکڑنا کے انفرادی مقابلہ جات کروائے گئے۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی یہ سالانہ ورزشی مقابلہ جات انتہائی دلچسپ رہے اور طلباء نے بڑے شوق سے ان مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید تھے۔ انہوں نے پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 6 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:45
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	4:52
غروب آفتاب	6:54
وقت عشاء	8:26

ایئر پورٹس پر ریڈ الرٹ ملک کے تمام ہوائی اڈوں پر ریڈ الرٹ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اور تمام عارضی داخلہ پاسوں کا اجراء تاحکم ثانی بند کر دیا گیا ہے۔ ایئر پورٹ سیکورٹی فورسز کے مطابق پاکستانی فضائی حدود یا ائر پورٹس سے ہوائی جہاز اغوا کرنے کی ممکنہ صورت حال سے نمٹنے کیلئے ریڈ الرٹ کیا گیا ہے۔

جمہوری سسٹم وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوری سسٹم اپنے حالات کے مطابق چلائیں گے۔ مغربی جمہوریت یہاں نہیں چل سکتی۔ کسی غیر اسلامی اقدام کی منظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی کو کافر قرار دینے کا رویہ درست نہیں۔ شدت پسندی نے ہمیں ترقی کی دوڑ میں پیچھے دھکیل دیا ہے۔

دوسرا ایٹمی بجلی گھر چین پاکستان میں دوسرا ایٹمی بجلی گھر تعمیر کرے گا 300 میگاواٹ کا پاور پلانٹ بھی چشمہ میں لگے گا۔ معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس مرتبہ زیادہ پاکستانی انجینئر منصوبے میں حصہ لیں گے۔ پراجیکٹ پر 60 کروڑ ڈالر خرچ ہونگے جو چھ سال میں مکمل ہوگا ہزاروں پاکستانیوں کو روزگار ملے گا۔

عراق میں چھ امریکی ہلاک عراق حملوں اور حادثوں میں 6۔ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ نجف میں 20 شہری جاں بحق اور ابوغریب جیل سے 240 قیدی رہا ہو گئے۔ بغداد میں امریکی طیارے پر فائرنگ کی گئی۔ جوابی کارروائی میں 4 حملہ آور ہلاک ہو گئے موصل میں 5 عراقی پولیس اہلکار اور ایک مترجم قتل کر دیا گیا۔ نجف میں امریکی بمباری سے عمارت تباہ ہو گئی۔

میڈیکل کالجوں میں داخلہ وزیر اعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لئے ایف ایس سی کے امتحان میں حاصل شدہ نمبروں کا 65 فیصد اور میڈیکل کالج کے انٹری ٹیسٹ کے نمبروں کا 35 فیصد داخلے کی اہلیت کا تعین کرے گا۔ سیلف فنانسنگ سکیم کے تحت پانچ سال کی اکٹھی رقم جمع کرانے کی بجائے ہر سال علیحدہ فیس ادا کرنے کی اجازت ہوگی۔ پسماندہ علاقوں کے لئے نشستیں مخصوص کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ (''دن'' 5 مئی 2004ء)

لاہور میں جلسے جلوس پر پابندی ضلع ناظم لاہور میاں عامر محمود نے ضلع کی حدود میں دفعہ 144 نافذ کر دی ہے جس کے تحت جلسے جلوس نکالنے پر پابندی ہوگی۔

جنگ سویز

مشرق وسطی کے حوالے سے ایک ا تنازعہ کافی شہرت کا حامل رہا ہے، جس کے نتیجے میں ہونے والی جنگ سینائے مہم کے نام سے مشہور ہے۔ نہر سوئز مصر کا حصہ تھی جو ایک فرانسیسی ماہر، فرڈیننڈ ڈی لیسپ کا مصری وائسرائے سعید پاشا کے لئے تحفہ تھی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ دو اہم عوامل وابستہ تھے۔ معاملہ کچھ یوں تھا کہ سلطنت عثمانیہ نے اپنے دور اقتدار میں 99 سال کے لئے فرانسیسی اور برطانوی حکومت کو نہر سوئز استعمال کرنے کے حقوق عطا کئے تھے۔ اس معاہدے کے مطابق 1869ء سے لے کر 1968ء تک فرانسیسی اور برطانوی حکومتیں بلا معاوضہ اور بعد میں معاہتی معاوضے پر اس نہر کو اپنے اقتصادی استعمال میں لے سکیں گی۔ (واضح رہے کہ نہر سوئز ہی بحر روم سے مشرق وسطی کے رابطے کا ذریعہ اور یورپی ممالک کو تیل کی ترسیل کا راستہ رہی ہے) ابھی اس مدت کے اختتام کو بارہ سال باقی تھے کہ مصر کے سربراہ جمال عبدالناصر نے نہر سوئز کو قومیا لیا تا کہ اس کی آمدنی سے دریائے نیل پر اسوان بند تعمیر کیا جا سکے۔ یہ نیشنلائزیشن فرانس و برطانیہ کے لئے کسی صورت خوش آئند نہ تھی۔ نتیجتاً ان دونوں اور اسرائیل کے درمیان ایک سہ فریقی معاہدہ ہوا، جس میں طے پایا کہ سینائے اور ایلات کی بندرگاہ سے خلیج اقابہ اور پھر تہران کی پٹی سے ہوتے ہوئے اسرائیلی افواج نہر سوئز میں داخل ہو جائیں گی اور فرانس اور برطانیہ ہر طرح سے ان کی مدد کریں گی، چنانچہ 29 اکتوبر 1956ء کی رات اسرائیل نے مصر پر باقاعدہ حملہ کر دیا اور 5 نومبر کو اس کی فوج نہر سوئز تک پہنچ گئی۔ اس طرح معمولی مزاحمت کے بعد اسرائیل برطانوی اور فرانسیسی افواج نے نہر سوئز پر قبضہ کر لیا اور اسرائیل سینائے کے علاقے پر قابض ہو گیا، تاہم امریکی مداخلت اور اقوام متحدہ کی ایمرجنسی فورس کی مداخلت کے باعث مارچ 1957ء تک قابض فوجیں واپس بلالی گئیں، مگر اس کے باوجود سینائے پر اسرائیل کا قبضہ برقرار رہا۔ تاہم 1979ء کے کیمپ ڈیوڈ معاہدے میں امریکی ثالثی کے تحت ایک لائحہ عمل پیش کیا گیا، جس کے نتیجے میں اسرائیل سینائے پر اپنے حق سے دست بردار ہو گیا اور مصر نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا۔

وانا کا تعارف

وانا پاکستان کے مغرب میں واقع قبائلی علاقوں میں جنوبی وزیرستان ایجنسی کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے۔ جنوبی وزیرستان 6500 مربع کلومیٹر پر مشتمل پاکستان کی انتہائی حساس ایجنسی ہے۔ جہاں حکومت پاکستان کی نمائندگی پولیٹیکل ایجنٹ کرتے ہیں یہ نظام حکومت برطانیہ کا وضع کردہ ہے جو اب تک جاری ہے۔ وانا بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ اور صوبہ سرحد کے دارالحکومت پشاور دونوں سے تقریباً 500 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ معاشی اعتبار سے وانا ایک انتہائی اہم علاقہ ہے جہاں سے ترکمانستان سے بھارت تک گیس پائپ لائن گزارنے کا مجوزہ منصوبہ ہے اس کے علاوہ وسط ایشیا سے پاکستان کے ساحلی علاقوں تک جانے والی کسی بھی پائپ لائن کا روٹ وانا ہی ہے۔ اس علاقے میں وزیری قبائل آباد ہیں جو پاکستان اور افغانستان سرحد پر بسنے والے انتہائی جنگجو قبائل ہیں۔ پاکستان میں رہنے والے وزیری قبائل کا صدیوں سے افغانستان کے وزیری قبائل سے قریبی تعلق رہا ہے۔ ان قبیلوں کے 9 ذیلی قبیلے ہیں جن میں سب سے بڑا اور اہم قبیلہ زلی خیل ہے۔ جس نے انیسویں صدی میں برطانوی افواج کے خلاف مسلح مزاحمت کی وجہ سے شہرت حاصل کی۔ جدید اسلحہ رکھنا ان قبائل کی قدیم روایت ہے۔ کیونکہ یہ لوگ آپس کی قبائلی لڑائیوں میں بھی بھاری اسلحہ استعمال کرتے ہیں۔ ان قبائل سے تعلق رکھنے والوں کی روایت ہے کہ انہوں نے کبھی کسی غیر کو اپنے اوپر حکمرانی نہیں کرنے دی۔ انہوں نے مغلوں، سکھوں اور انگریزوں کا مقابلہ کیا۔ ان قبائلی علاقوں نے پاکستان کو اس وقت تسلیم کیا جب قائداعظم محمد علی جناح نے انہیں اس بات کی مکمل یقین دہانی کرائی کہ ان کے رسم و رواج اور طرز زندگی میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

(روزنامہ جنگ 13 اپریل 2004ء)

عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔
فون 212312

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
● پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل کئے جاتے ہیں۔
● اسپیشل آفر پرانا گیزر 1500 روپے میں ایڈجسٹ کروائیں ● آف سیزن ڈسکاؤنٹ 500 روپے
● نیز بھاری گیج کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی فون پر آرڈر بک کروائیں ہمارا نمائندہ آپ کے دروازے پر۔ ٹرانسپورٹ فری۔ ● بعد از فروخت کسی بھی خرابی پر فون کریں شکایت دور
● کولر کا سیزن شروع ہونے سے قبل Less ریٹ پر ایڈوانس بکنگ کا فائدہ اٹھائیں۔
فیکٹری الفضل روم کولر اینڈ گیزر 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5156244-5114822-5118096

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
فی ڈبی -/30 روپے بڑی -/90 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434,Fax:213966

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
Mob: 0320-4893942
مالک غلام یٰسین ۔ محمد نواز احمد ملک
دوکان: 04524-214681
رہائش 04524-214228-213051

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
فون: 04524-213158

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

1924ء سے خدمت میں مصروف
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام سوٹ کیز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

سی پی ایل نمبر 29